

## نوّاب مرزاخال داغ دہلوی

(1905 - 1831)

مرزاخاں نام ، دائے تخلص تھا۔ نواب شمس الدّین احمد خان رئیس لوہارو کے بیٹے تھے۔ دبلی میں پیدا ہوئے ، لال قلعے میں پرورش پائی۔ ذوق کے شاگرد تھے۔ 1857 کے بعد رام پور چلے گئے۔ 1888 میں حیدرآباد پہنچے۔ میرمجوب علی خال آصف جاہ اُن کے شاگر دہوئے۔ انھوں نے اپنے استادد آغ دہلوی کو' ناظم یار جنگ'، 'دبیرالدّول'، 'فصیح الملک' کا خطاب عطا کیا اور گراں قدروظیفہ مقرر کیا۔ آخردم تک عربت ووقار کی زندگی بسر کی۔ کلام کے مجموعے کلزارِ دائے'، 'آفابِ دائے' 'فابِ دائے' شائع ہو چکے ہیں۔

دآغ کود ہلی کی زبان اور محاور ہے پر قدرت حاصل تھی۔ وہ روز مرّہ کے استعال کا خاص سلیقہ رکھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اُردوزبان کی باریکیوں کو بھنا آسان نہیں ہے۔ دآغ کی زبان دانی کا دبد بداتنا تھا کہ اس زمانے کے بہت سے شاعروں نے ان سے اصلاح لی۔ علامہ اقبال نے بھی اپنا ابتدائی کلام دآغ کو دکھایا تھا اور دائغ سے اس تعلق پر فخر کرتے تھے۔ زبان کے مزے اور بیان کی شوخی کے لحاظ سے دائغ ایک خاص امتیاز رکھتے ہیں۔